

اسلام کی طبی تعلیمات

اسلام دین کامل ہے، ایک مکمل ضابطہ حیات اور زندگی کے ہر شعبہ میں انسانیت کا بہترین راہنما کہ جس کی مثال دنیا کا کوئی مذہب یا نظام پیش نہیں کر سکا۔ اسلام صرف عبادات اور مذہبی اعتقادات کا نام نہیں بلکہ ایک طرز فکر اور طرز زندگی کا نام بھی ہے۔ اسلام نے قرآن حکیم کی شکل میں ایک تحریری دستور زندگی دیا ہے اور دنیا کے اس مکمل ترین دستور حیات کو قیامت تک حرفِ کفر کی حیثیت دی گئی ہے کہ زمانے کے حالات، واقعات اور حادثات اس میں تغیر پیدا نہیں کر سکتے۔ لہذا اگر زندگی کے ہر شعبہ میں اسلام ہی سے راہنمائی حاصل کی جائے تو دنیا میں باعزت، مثالی اور قابل رشک زندگی گذاری جاسکتی ہے۔ آج کی اس مجلس میں اسلام کی طبی تعلیمات کا مختصر سا بیان ہمارا مقصود ہے۔

موجودہ ترقی یافتہ دور کی طب، اسلام کے چودہ سو سالہ پرانے طبی اصولوں کو خراج تحسین پیش کر چکی ہے اور یہ تسلیم کرتی ہے کہ اگر ان اصولوں پر عمل کیا جائے تو نہ صرف بیماریوں سے بچا جاسکتا ہے بلکہ قابل رشک صحت حاصل کی جاسکتی ہے۔ چنانچہ میدانِ طب میں اسلام کے وضع کردہ اصولوں کو علماءِ طب "آئینِ طب" قرار دیتے ہیں۔

چند ایک مثالیں درج ذیل ہیں:

۱۔ سب سے پہلے روز کا ہی کو لیجئے، بعض لوگوں نے اسے محض فاقہ قرار دیا ہے جس سے جسم تحلیل ہوتا ہے اور قوتِ مدافعت میں کمی واقع ہوتی ہے لیکن فاقہ کے متعلق یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ یہ کسی امراض کا قدرتی علاج ہے اور اس سے انسانی جسم کو اس وقت تک نقصان نہیں پہنچتا جب تک خاص حد سے تجاوز نہ کر جائے۔ مگر روزہ کا جہاں تک تعلق ہے اس پر محققین نے یوں اظہار خیال کیا ہے کہ یہ صحت انسانی کیلئے بیکر مفید ہے اور متعدد امراض مثلاً فشارِ خولہ

فرہبی ، وجع المفاصل اور نظام ہضم کے امراض اس سے جاتے رہتے ہیں۔

معروف معالج ڈاکٹر نر جوئل شو اپنی ایک تفسیر میں لکھتے ہیں اور تمام معالجین بھی اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ ترک خوردنرش از المرض کی ایک اہم تدبیر ہے۔ کیلے فورینا (امریکہ) کے کرنل لوگان نے ایک رسالہ شائع کیا جس میں لکھا کہ جب میں بیمار ہوتا ہوں تو روزہ رکھ کر صحت یاب ہو جاتا ہوں۔ اس طرح ٹائیفائڈ سے انہوں نے اور ان کے کنبے نے الفلورنزا سے روزہ کے ذریعہ شفا حاصل کی۔

یہ بھی حقیقت ہے کہ بہت سے امراض کی جرطعدہ ہے۔ جو زیادہ کھانے یا غوطہ کھانے سے خراب ہو جاتا ہے۔ اور اس طرح مختلف بیماریوں کو راہ ملتی ہے۔ روزہ نہ صرف معدہ کی اصلاح کرتا ہے بلکہ ان رطوبات کو بھی ختم کرتا ہے جن سے جسم انسانی کسی نہ کسی مرض میں مبتلا ہوتا ہے۔ روزہ سے جسم کے غلیظ مادوں کا خاتمہ ہوتا ہے۔ روزہ کیلئے مخصوص ماہ رمضان کے علاوہ دیگر مہینوں میں معدہ اور نظام انہضام سے متعلق بیماریوں کا علاج ، اسلام نے کھلوا واشربوا دلائسرفوا“ (کھاؤ پیو اور حد سے بچاؤ نہ کرو) کی صورت میں بتایا ہے۔

مسلمانوں کا دین کس قدر پیارا اور ان کے خدا کا ان پر کتنا بڑا احسان ہے کہ ان کو جو حکم بھی دیا اس میں جہاں دینی فلاح کو پیش نظر رکھا ہے وہاں ان کی دنیاوی فلاح و بہبود کو بھی نظر انداز نہیں فرمایا۔ روزہ دار جہاں آخرت میں اجر عظیم کا مستحق ٹھہرتا ہے وہاں روزہ ہی کی بدولت دنیا میں صحت جیسی عظیم نعمت سے بھی سرفراز ہوتا ہے!

۲۔ شہد:

قرآن حکیم میں اس مشروب کے متعلق ارشاد ہے:

”فیہ شفاء للناس“

”اس میں لوگوں کے لئے شفا ہے“

حکام ، اسی ارشاد و انکشاف کی بنا پر شہد کو اپنی معجونوں اور جواریشات میں ملاتے اور مختلف طریقوں سے علاج معالجہ میں استعمال کرتے ہیں۔ مغرب کے ماہر کیمیا دانوں اور سائنسدانوں نے اعتراف کیا ہے کہ شہد اپنے اندر مکمل غذائی اور شفا کی خواص اور صلاحیت رکھتا ہے۔ یہ ایک ایسا قدرتی ٹانک ہے جسے کوئی ماہر کیمیا دان اور سائنسدان مصنوعی طور پر نہیں بنا سکتا۔ افسوس،

۳۔ بس سے حلاوت و نوسان ہیں جو فیہ استغاضا لذات اس کے مظہر اہم ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔

۳۔ شراب فخر کی تہذیب کا ایک اہم جزو ہے اس کے نقصانات اس قدر ہیں کہ مغربی ممالک کی حکومتیں اب خود اس کے خلاف پراپیگنڈہ کرنے لگی ہیں۔

اسلام دینِ فطرت ہے۔ جب مہرتاباں فاران کی چوٹیوں سے جلوہ گر ہوا تو اس وقت شراب ریلوں کی گھٹی میں پڑی ہوئی تھی۔ خالق کائنات نے امتِ مسلمہ کو نشہ آور اشیا سے پاک کرنے کا فیصلہ پایا اور اسلامی تعلیمات کے ذریعہ ان چیزوں کی نفرت آہستہ آہستہ مسلمانوں کے دلوں میں بٹھادی اور ہر وہ وقت آیا کہ اسلامی معاشرہ کو ان چیزوں سے یکسر پاک کر دیا گیا۔

سر ولیم میور لکھتے ہیں :

۴۔ اسلام فخر کے ساتھ کہہ سکتا ہے کہ ترکِ مکہ لکھی میں جس قدر وہ کامیاب ہوا ہے کوئی اور مذہب نہیں! (الائف آف محمد ص ۵۲۱)

اسلامی دستورِ حیات کے یہ چند اصول تو مثال کے طور پر پیش کئے گئے ہیں ورنہ قرآن مجید ہر آیت شفاء رحیم و قلب ہے اور اب بھی یہ بات دعویٰ کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ ہمارا جہانی رُوحانی بیماریوں کا علاج قرآن حکیم میں موجود ہے۔ اور اگر ہم اسلامی تعلیمات پر مکمل طور پر عمل پیرا رہیں تو ہم اپنی عظمتِ رفتہ کو بحال کر سکتے ہیں اور ہمارے روحانی، جسمانی اور معاشرتی ہر قسم کے امراض کا ازالہ ہو سکتا ہے۔